

## 215338-عذر بامحل کے متعلق

سوال

میرے کچھ رشتہ دار صوفی ہیں، ان کا شیخ جو بھی انہیں کرتا ہے وہ صرف وہی کرتے ہیں، ان کا ماننا ہے کہ ان کا شیخ اہل علم میں سے ہے، وہ کچھ ایسے کام کرتے ہیں جو شرک کے زمرے میں آتے ہیں لیکن وہ ایسے کام کرتے ہوئے خاص قسم کی تاویلیں کرتے ہیں، انہیں عربی زبان بھی نہیں آتی، البتہ ان کے پاس ان کی اپنی مادری زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ موجود ہے لیکن اسے پڑھنے نہیں ہیں۔

میں نے یہ پڑھا ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن مجید پڑھنے کی استطاعت رکھتا ہو اور وہ جس معاشرے میں رہ رہا ہے وہاں وہ قرآن مجید تک رسائی حاصل کر سکتا ہو یا اہل علم اور علمائے کرام سے رابطہ کر کے ان سے معلومات لے سکتا ہو تو ایسی صورت میں شرک اکبر میں لا علمی اور جمالت کو عذر نہیں بنایا جاسکتا۔

تو یا مجھے ان لوگوں کو کافر سمجھنا چاہیے؟ یا میں انہیں کافر کرنے سے احتراز کروں؟

پسندیدہ جواب

اول :

ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ عقیدہ توحید مضبوط بنائے، کتاب و سنت کو سلف صالحین کے فہم کے مطابق سمجھے، بدعاں اور بدعتی لوگوں سے دور رہے، صوفیوں کی طریقت اور صوفیوں سے بچے، لہذا یہ مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ ان کے منہج اور راستے سے یکسر دور رہے، مزید کیلئے آپ سوال نمبر : (118693) کا جواب ملاحظہ کریں۔

دوم :

کسی کو کافر یا فاسق قرار دینے میں کوئا ہی برتنا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ پر اور مسلمان بندوں پر بہتان بازی لازم آتی ہے، کسی بھی مسلمان کو کافر یا فاسق قرار دینا جائز نہیں ہے، تا آنکہ شرعی دلائل کی رو سے اس کے قول یا فعل کی بناء پر اس شخص کا دائرہ اسلام سے خارج ہونا ثابت ہو جائے۔

اسی طرح کسی بھی مسلمان کو کافر یا فاسق اسی وقت قرار دیا جاسکتا ہے جب کس کو کافر یا فاسق قرار دینے کی شرائط پوری ہو جائیں اور درمیان میں کوئی مانع بھی نہ ہو۔

ان میں سے ایک شرط یہ ہے کہ : اسے اس غلطی کا علم ہو جو اس کے کافر یا فاسق ہونے کی موجب ہے

اور ایک مانع یہ ہے کہ : وہ اپنے اس کام میں تاویل کر رہا ہو، مطلب یہ ہے کہ اس کے پاس کچھ کچھ باتیں ہو جنہیں وہ حقیقی دلائل سمجھ کر یہ عمل کر رہا ہو، یا اسے شرعی محبت اور دلیل صحیح انداز سے سمجھنے آئی ہو، تو ایسی صورت میں اسی وقت کسی کو کافر قرار دیا جاسکتا ہے جب شرعی مخالفت عماد ہو اور جمالت رفع ہو جائے۔

تکفیر کے ضوابط جانے کیلئے آپ سوال نمبر : (85102) کا جواب ملاحظہ فرمائیں

سوم :

کسی مسئلے سے لاعلمی اور اس لاعلمی کو عذر قبول کرنے کے متعلق صائب موقف یہ ہے کہ :

اگر کسی شخص کا مسلمان ہونا مسلمہ ہو تو وہ شخص کچی باتوں اور بودے دلائل کی وجہ سے اسلام سے خارج نہیں ہو گا؛ چنانچہ ایسے شخص سے اسلام کا وصف یقینی دلائل سے ہی ہٹایا جاسکتا ہے جو کہ اس وقت ہو گا جب اس پر وحی کے مطابق حجت پوری ہو اور اس کا کوئی عذر باقی نہ رہے۔

شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کنتے ہیں :

"اور اگر ہم کسی ایسے شخص کو کافر نہیں کہتے جو عبد القادر جیلانی کی قبر پر موجود صنم کی پرستش کرتا ہے اور احمد بد وی وغیرہ کی قبر پر موجود صنم کی پرستش کرتا ہے؛ کیونکہ وہ جاہل ہیں اور انہیں ان کی اس غلطی پر تنبیہ کرنے والا کوئی نہیں ہے، تو ہم محض بھاری طرف بھرت کر کے نہ آنے والے شخص کو کافر قرار کیسے دے سکتے ہیں حالانکہ اس سے تو کوئی شرک بھی سرزد نہیں ہوا نہ ہی اس نے کوئی کفریہ کام کیا ہے اور نہ ہی اس نے تلوار اٹھائی ہے، اللہ پاک ہے یہ تو عظیم بہتان ہے۔ "ختم شد از" الدر الراسنیہ" (1/104)

اور یہ بات بالکل واضح ہے کہ غیر عرب لوگ ایسے ملکوں اور معاشروں میں پروان چڑھتے ہیں جن کی اکثریت دین اسلام کے احکام اور تعلیمات سے نابلد ہوتی ہے، خصوصاً عقیدے اور وحدانیت سے متعلق امور سے وہ نابلد ہوتے ہیں، تاہم وہ کلی اور اجتماعی طور پر ایمان رکھتے ہیں لیکن تفصیلات سے جاہل ہوتے ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کنتے ہیں :

"کسی کو کافر قرار دینا" وعید "سے تعلق رکھتا ہے؛ چنانچہ اگرچہ کسی شخص کی کوئی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب پر مشتمل ہو لیکن چونکہ وہ نو مسلم ہے اس نے ابھی اسلام قبول کیا ہے، یا کسی [علم و معرفت سے دور] پسمندہ علاقے کا وہ رہائشی ہے تو ایسے شخص کو اس کے انکار اور تکذیب کی وجہ سے کافر قرار نہیں دیا جائے گا تا آنکہ اس پر حجت قائم ہو جائے؛ کیونکہ ایسا عین ممکن ہے کہ اس شخص نے یہ نصوص سنی ہی نہ ہوں یا اسی توہوں لیکن انہیں سمجھا ہی نہ ہو؛ یا اس کے پاس اس سے متسادم یا معارض کوئی شبہ ہو جس کی وجہ سے وہ ان نصوص میں غلط طور پر تاویل کرتا ہو۔

میں ہمیشہ صحیح بخاری اور مسلم کی ایک حدیث اپنے ذہن میں رکھتا ہوں جس میں ایک شخص کا ذکر ہے جو کہ کہتا ہے : (جب میں مرجاوں تو مجھے جلا کر پھر مجھے پیس کرہو ایں اڑا دینا۔ اللہ کی قسم) اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے پکڑ دیا تو مجھے اتنا عذاب دے گا کہ کسی کو اس نے اس سے پہلے اتنا عذاب نہیں دیا ہو گا۔ جب وہ مر گیا تو اس کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا، تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا اور فرمایا: اس آدمی کا جو حصہ بھی تم سارے پاس ہے اسے جمع کر دو، تو زمین نے اسے جمع کر دیا اور وہ زندہ کھڑا ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے پوچھا: تمہیں اس پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا: پروردگار اتیرے ڈر سے میں نے ایسا کیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرمادیا) حدیث میں مذکور اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شک ہوا تھا کہ اگر اسے پیس کر اڑا دیا گیا تو اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ نہیں کر سکے گا، بلکہ اس کا عقیدہ بن گیا کہ وہ دوبارہ زندہ ہی نہیں کیا جائے گا۔ تو یہ بات تمام مسلمانوں کے ہاں منفعت طور پر کفر ہے؛ لیکن چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے نابلد تھا، اور ساتھ میں اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے ایمان بھی رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسی خوف کی بنا پر بخش دیا۔

تواب جو شخص اجتناد کی اہلیت رکھنے والا ہو اور تاویل کر رہا ہوں ساتھ میں اس کی کوشش یہ بھی ہو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر کار بند بھی رہے تو ایسا شخص حدیث میں مذکور شخص سے زیادہ مغفرت کا حق دار ہے۔ "ختم شد

اسی طرح ایک جگہ پر قلمراز ہیں :

"بہت سے لوگ ایسی جگہوں یا وقت میں نشوونما پاتے ہیں جہاں علم نبوت میں سے بہت سی چیزیں مٹ چکی ہوتی ہیں، حتیٰ کہ وہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ملنے والی کتاب و حکمت کی تبلیغ کرنے والا کوئی بھی نہیں ہوتا جس کی وجہ سے ایسی بہت سی باتیں وہاں کے لوگ نہیں جانتے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دے کر بھیجا ہوتا ہے اور نہ ہی وہاں پر اس کی تبلیغ کرنے والا کوئی ہوتا ہے، تو ایسے ماحول کا آدمی کافر نہیں ہو گا؛ اسی لیے ائمہ کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص کسی اہل علم سے دور دراز کے علاقے میں پروان چڑھے اور وہ نو مسلم بھی ہو تو اس حالت میں کسی مشهور و معروف متواری عمل کا انکار کر دے تو اس پر کفر کا حکم نہیں لگایا جائے گا یا تک کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

"مجموع الفتاوى" (11/407) تعلیمات سے آشنا نہ کر دیا جائے "ختم شد

اگر وہ قرآن مجید کے ترجمہ کو سمجھ سکتے ہیں تو یہ بات کافی نہیں ہے، بلکہ اگر وہ اپنی زبان میں ترجمہ پڑھ سکتے ہیں تو بھی یہ کافی نہیں ہے؛ کیونکہ کتنے ہی عربی زبان جانے والے بین بلکہ عربی زبان کے اسالیب سے بھی واقعہ میں لیکن پھر بھی انہیں کتاب و سنت کی بعض نصوص سمجھ نہیں آتیں کہ جس سے ان کی غلطی واضح ہویا ان کے موقف کا غلط ہونا ثابت ہو، یا انہیں یہ علم نہیں ہوتا کہ یہ چیز شرک ہے یا نہیں؟

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"غزالی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "التفرقة بين الایمان والزندقة" میں کہا ہے کہ : کسی کو کافر قرار دینے سے حتی الامکان پر ہیز کرنا چاہیے، کیونکہ نماز پڑھنے والے اور عقیدہ توحید کا اقرار کرنے والے لوگوں کا قتل جائز سمجھنا بہت ہی سنگین غلطی ہے اور [اس کی سنگینی کا اندازہ اس سے لگائیں کہ] ایک ہزار [جنتگو] کافروں کو غلطی سے جیسے کا موقع فراہم کرنا اتنا بڑا گناہ نہیں ہے جتنا ایک مسلمان کا خون بھانے کا ہے " ختم شد  
"فتح ابیری" (12/300)

یہاں سائل کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنے ان عزیزو واقارب اور رشتہ داروں کو صحیح بات پہنچانے کیلئے خوب کوشش کرے، انہیں عقیدہ توحید اور سنت کی تبلیغ کرے، ان کی طرف سے ملنے والی تکالیف پر صبر کرے، اگر وہ روگردانی کرتے ہیں یا سختی سے پیش آتے ہیں تو اسے خندہ پیشانی سے برداشت کرے؛ کیونکہ دعوت کے میدان میں صبر کے وقت انسان عظیم ترین مقام پر فائز ہوتا ہے؛ فرمان باری تعالیٰ ہے:

(وَمِنْ أَخْسَنِ قَوْلًا مَعْنَى وَعَالَى اللَّهِ وَعَالَى صَاحِبِ الْأَيْمَانِ \* وَلَا تَشْتُوِي النَّحْشُورُ وَلَا السَّيْرَةُ اذْفَعْ بِالْحَقِّ بِإِخْرَاجِهِ إِذَا دَعَاهُ كَافِرٌ وَلِنَجْمِعُ \* وَمَا يَأْتِي بِالْأَذْيَنِ صَبْرٌ وَمَا يَلْقَى بِالْأَذْيَنِ دُوْلَةٌ عَظِيمٌ \* وَلَا يَمْزُغُ شَغْنَكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذُ بِاللَّهِ أَنَّهُ هُوَ لَسْمُعُ الْعَلَيْمِ)

ترجمہ: اللہ کی جانب دعوت دینے والے سے زیادہ اچھی بات کس کی ہو سکتی ہے جو نیک عمل خود بھی کرتا ہے اور کتنا ہے میں اللہ کے فرمانبرداروں میں سے ہوں \* نیکی اور برائی دونوں برابر نہیں ہو سکتے، برائی کو بہترین اسلوب سے مٹائیں توحید کی آپ کے ساتھ عداوت ہے وہ بھی جگہی دوست بن جائے گا ان لوگوں کو یہ خوبی حاصل ہوتی ہے جو صبر کرتے ہیں اور یہ مقام ان لوگوں کو حاصل ہوتا ہے جو بڑے نصیب والے میں \* اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے تو اللہ کی پناہ طلب کرو یقیناً وہ بہت ہی سننے والا جانے والا ہے [فصلت:

[36-33]